قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 27 فروری 2021ء | 14 رجب 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:50

ارشادِ باری تعالیٰ

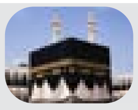

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا

(بنی اسرائیل: 79)

ترجمہ: کہ سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دے یقیناً فجر کے وقت قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

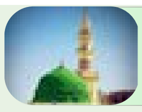

مسلمان کی تعریف

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ)

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پس نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں، بلکہ پانچ وقت کی نمازیں۔ اگر یہ نہیں تو عبادت کے معیار حاصل کرنے کا ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ پہلوں سے ملنے کے لئے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگ میل ہے جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہونا ہے۔ پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے، اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 221)

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا کہ نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔ اگر ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں یہ بدیاں بھی پھر نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور انہیں مضبوط جڑوں پر قائم کر دیں کہ پھر یہ شجر سایہ دار بن کر، ایسا درخت بن کر جو سایہ دار بھی ہو اور پھل پھول بھی دیتا ہو، ہر برائی سے ہماری حفاظت کرے۔ پس پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہوگی۔ پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔

پس ہر احمدی خود اپنے جائزے لے، اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا ہم اپنی اس شناخت کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح پہچانے جاتے ہیں کہ

بقیہ صفحہ 6 پر

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

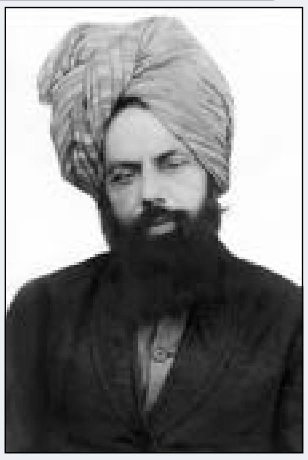

نماز کی حقیقت

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے۔ اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اُٹھا سکتا۔ اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظّ اور لذت نہیں پاتے۔ ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لیے لذت اور سُرور نہ ہو۔ لذت اور سُرور تو ہے مگر اس سے حظّ اُٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ۔ (الذاریات:57)

اب انسان جب کہ عبادت ہی کے لیے پیدا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سُرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لیے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لیے اُس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، حیوانات ہوں یا انسان حظّ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کُن اور سُریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لیے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہوسکتا۔ عورت اور مرد کی برہنگی کی حالت میں ان کی غیرت قبول نہ کرتی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ مگر اس میں اُن کے لیے ایک حظّ ہے اور ایک لذت ہے۔ یہ حظّ اور لذت اس درجہ تک پہنچی ہے کہ بعض کوتاہ اندیش انسان اولاد کی بھی پروا اور خیال نہیں کرتے بلکہ ان کو صرف حظّ ہی سے کام اور غرض ہے۔ خدا تعالیٰ کی علّتِ غائی بندوں کا پیدا کرنا تھا اور اس سبب کے لیے ایک تعلق عورت مرد میں قائم کیا اور ضمناً اس میں ایک حظّ رکھ دیا جو اکثر نادانوں کے لیے مقصود بالذات ہوگیا ہے۔

اسی طرح سے خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذت اور سُرور ہے اور یہ لذت اور سُرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر 1۔ ص 159، 160۔ ایڈیشن 1984ء)

اس شمارہ میں

- کبھی تنہائی میں یہ سوچ کر آنکھیں اگر نم ہوں (منظوم)
- آج کی دعا
- مکرم محمود احمد شاہد صاحب، خلیفہ وقت کے سلطان نصیر
- رحمت للعالمینؐ کے پیروکار؟

دربارِ خلافت

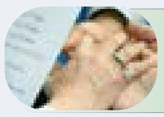

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ناموس رسالتؐ کی خاطر مختلف موقعوں پر عملی غیرت کا اظہار کس طرح فرمایا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے کیا جذبات رکھتے تھے، اس کا اندازہ ان اقتباسات سے ہوسکتا ہے جو مَیں پیش کرنے لگا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجنابؐ پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں، اُن سے ہم کیونکر صلح کریں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے، ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے‘‘۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن۔ جلد 23۔ صفحہ 459)

پھر مخالفین کے الزامات کا ایک جگہ ذکر کرتے ہوئے اور غیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھے نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسولِ پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ اُن کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور مَیں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسولِ اکرمؐ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا! تُو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلا سے نجات بخش‘‘۔

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد 5۔ صفحہ 15 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے از سیرت طیبہ صفحہ 41-42)

آج بھی بعض اسلام مخالف جو عیسائی پادری ہیں وہ اسلام پر گندے الزامات لگانے سے بعض نہیں آتے۔ گزشتہ دنوں امریکہ کے جس پادری نے قرآنِ کریم جلانے کا اعلان کیا تھا آج بھی وہ وہی خیالات رکھتا ہے، خیالات اس کے ختم نہیں ہو گئے۔ اس کے یہاں انگلستان میں آنے کا پروگرام تھا۔ گزشتہ دنوں اس کا اعلان بھی ہوا تھا۔ کسی گروپ نے یا شاید پارلیمنٹ نے اس کو بلوایا تھا۔ بہرحال کل کی خبر تھی کہ برطانیہ کی حکومت نے اس بات پر پابندی لگادی ہے کہ ہمارے ہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں اور ہم کسی قسم کا فساد ملک میں نہیں چاہتے۔ اور یہ ہم برداشت بھی نہیں کر سکتے، اس لئے تمہیں یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ حکومتِ برطانیہ کا بڑا مستحسن قدم ہے۔ خدا تعالیٰ آئندہ بھی ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور باقی دنیا کی حکومتیں بھی اس سے سبق سیکھیں تا کہ دنیا میں فتنہ و فساد ختم ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کئی مختلف موقعوں پر عملی غیرت کا اظہار کس طرح فرمایا۔ اس کے ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔ لیکھرام کا واقعہ تو ہر ایک کے علم میں ہے کہ کس طرح آپ نے اس میں غیرت کا مظاہرہ فرمایا۔ سٹیشن پر آپ وضو فرما رہے تھے تو وہ آیا اور اس نے سلام کیا۔ آپ نے توجہ نہ دی اور وضو کرتے رہے۔ وہ سمجھا کہ شاید سلام سنا نہیں۔ دوسری طرف سے آیا اور سلام کیا۔ پھر بھی آپ نے جواب نہیں دیا اور چلا گیا۔ وضو کرنے کے بعد کسی نے کہا کہ لیکھرام آیا تھا اور سلام عرض کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے؟

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد 1 حصہ اول صفحہ 254 روایت نمبر 281 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہ تھی غیرت جو آپ نے دکھائی اور یہ غیرت کا مظاہرہ ہے جو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں ڈاکٹر پادری وائٹ بریخت کو 1925ء میں لندن میں ملا (جو آج کل یعنی اُن دنوں میں ڈاکٹر سٹانسٹن کہلاتے تھے۔ یہ لفظ اُردو میں انہوں نے لکھا ہے اس لئے ہوسکتا ہے غلطی ہو۔ بہرحال) پادری صاحب بٹالہ میں مشنری رہے ہیں اور حضرت صاحب سے بھی ان کی ملاقات ہوئی۔ کہتے ہیں پادری فتح مسیح صاحب سے بٹالہ میں ایک مباحثہ الہام کے متعلق تھا اُس میں بھی ان انگریز پادری صاحب کا دخل تھا۔ غرض سلسلے کی تاریخ میں ان کا کچھ تعلق ہے اور اس وجہ سے مجھے شوق پیدا ہوا کہ مَیں اس پادری کو ملوں۔ اس انگریز کو پھر مَیں لندن میں جا کے ملا۔ تو کہتے ہیں کہ گفتگو کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی

بقیہ صفحہ 8 پر

کبھی تنہائی میں یہ سوچ کر آنکھیں اگر نم ہوں

کبھی تنہائی میں یہ سوچ کر آنکھیں اگر نم ہوں
ہے کتنا مہرباں رحماں خُدا، تو دور سب غم ہوں
ہیں نظّارے، اشارہ کر رہے اس کی طرف پھر بھی
پہنچ پائیں جو اس کی ذات تک وہ دیدہ ور کم ہوں
اگر راہِ محبّت میں ہیں کانٹے، پھول بھی تو ہیں
یہاں خوش خبریاں لے کر فرشتے ساتھ ہر دم ہوں
فراقِ یار میں شب بھر بہائے تُو نے جو آنسو
چمن میں چارسُو کھلتے ہوئے پھولوں پہ شبنم ہوں
اگر حُسنِ جمالِ یار کا دیدار آساں ہو
تو پتھر طُور کے جلوے سے اک مٹّی میں کیوں ضم ہوں
ادا ہم شکر اس کی نعمتوں کا کر نہیں سکتے
جبینیں اپنی اس کے سامنے ہر آن گو خم ہوں
گزاری ہم نے غفلت میں، کہا اس نے ہمیں طارق
جھجکنا چھوڑ بھی دو جب تمہارے سامنے ہم ہوں

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

اداریہ

آج کی دعا

روزنامہ الفضل لندن آن لائن میں گزشتہ ایک سال سے عنوان "آج کی دعا" کے تحت محترمہ مریم رحمٰن روزانہ ہی قرآن، احادیث یا حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں میں سے ایک دعا بطور روحانی مائدہ لے کر حاضر ہوتی ہیں۔ اور اب کچھ عرصہ سے اس دعا کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معرفت بھری تشریح سے مزین کر رہی ہیں۔ فجزاھا اللہ خیراً

میں نے بارہا یہ محسوس کیا ہے اور اسے اتفاقِ حسنہ ہی سمجھ لیں کہ جب علی الصباح میں یہ دعا تازہ شمارہ میں پڑھتا ہوں تو وہ اس دن کے عین مطابق ہوتی ہے اور مجھے اُس روز اس دعا کی ضرورت دوسری دعاؤں سے زیادہ محسوس ہو رہی ہوتی ہے۔ مؤرخہ 21 جنوری 2021ء کی دعا کو جب خاکسار نے پڑھا تو وہ نہ صرف دل میں اُترتی گئی بلکہ ایک نیا مضمون ذہن میں اُبھرتا چلا گیا۔

یہ دعا یوں تھی

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (القرآن)۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ، آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

ترجمہ:

پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے تابع کر دیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں (الزخرف:14-15)

اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری مانگتے ہیں اور ایسا عمل جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت کو ہم پر تھوڑا کر دے۔ اے اللہ تو ہی سفر میں رفیق سفر اور گھر میں نگران ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج وغم سے اور اپنے مال اور گھر والوں میں بُرے حال میں لوٹ کر آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، خاص اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا رکب الی سفر حدیث:٣٢٧٥)

کتب احادیث میں کچھ زائد الفاظ کے ساتھ یہ دعا یوں ملتی ہے۔ جیسے ترمذی کتاب الدعوات اور ابو داؤد باب الجہاد میں یہ الفاظ زائد ہیں

اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّتِهٖ، اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ

کہ اے اللہ! تو اپنی خیر خواہی کے ساتھ ہمارا رفیق سفر ہو جا اور ہمیں اپنے عہد وپیمان کے ساتھ واپس لوٹانا۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے۔

اب اس دعا کے الفاظ پر غور کریں تو یہ دعا کے الفاظ ہماری زندگی کے سفر پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ قرآنی دعائیہ الفاظ یا آنحضور ﷺ کے دعائیہ الفاظ کسی محدود وقت کے لئے نہیں۔ اسلام ایک دائمی مذہب ہے۔ اسکی دعائیں انسانی زندگی کے تمام حصوں اور تمام مرحلوں پر لاگو ہوتی ہیں۔ انسان ہر وقت تو سفر پر نہیں رہتا کہ اس دعا کو محدود کر دیا جائے۔ لہٰذا انسان کو اپنی زندگی کے تمام سفر پر اس دعا کو لاگو کرنا چاہئے۔

میں اپنے مافی الضمیر کو قارئین الفضل کو سمجھانے کی خاطر ایک دو دعاؤں کا حوالہ دیتا ہوں جیسے حضرت انسؓ سے بلندی پر چڑھنے کی دعا یوں مروی ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

(مسند احمد جلد 3 صفحہ:239)

کہ اے اللہ! تیرے ہی لئے عزت ہے ہر ایک بلندی پر۔ اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے ہر ایک حال میں۔

اب انسان ہر وقت پہاڑوں کا سفر تو نہیں کرتا۔ اس سے روحانی ترقیات اور روحانی بلندی کا سفر بھی مراد ہے۔

ایک اور مثال بیان کر کے میں اپنے مضمون کی طرف لوٹتا ہوں جہاد پر جانے کی بھی یہ دعا آنحضرت ﷺ سے مروی ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ

(ترمذی کتاب الدعوات حدیث: 3584)

کہ اے اللہ! تو ہی میرا سہارا اور مددگار ہے۔ تیرے نام سے ہی میں لڑتا ہوں۔

اب ہر انسان کو تو جہاد کی کیفیت سے ہر وقت نہیں گزرنا پڑتا۔ دعوت الی اللہ اور اصلاح وارشاد وتعلیم وتربیت کے فرائض ادا کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ ایسے وقت میں یہ دعا کرنی چاہئے۔

اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ہر انسان، مسافر ٹرین پر سوار ہے اور جب اس کا اسٹیشن آئے گا تو وہ اس اسٹیشن پر اُتر جائے گا۔ یہی وہ سفر ہے زندگی کا جس کی طرف میں اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس دعا میں ایک سفر کے دوران جن مصائب مشکلات، آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہیں۔

٭ سفر کی مشقت، وحشت، تکلیف، رنج وغم، گھر میں بُری واپسی سے اور ان تمام مصائب کا ایک انسان کو اپنی زندگی کے سفر میں سامنا رہتا ہے۔ اور ایک مؤمن کو خاتمہ بالخیر کی دعا سکھلائی گئی ہے۔ جیسے گھر میں بُری واپسی سے پناہ مانگی گئی ہے۔

٭ پھر اس مادی سفر اختیار کرنے کی دعا میں نیکی اور تقویٰ کے طلبگار رہنے، راضی بقضا اعمال بجا لانے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگی گئی ہے اور انسانی زندگی کے سفر میں بدرجہ اولیٰ ان دعاؤں کے مانگنے کی ضرورت رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک مؤمن کو اعمالِ صالحہ وحسنہ سے اپنے آپ کو مزین رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

٭ پھر دنیاوی سفر کے لئے اللہ تعالیٰ کی رفاقت چاہی گئی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کو رفیق اور دوست بنانا اس فانی زندگی کے لئے بہت ضروری ہے اور اس کے لئے الگ سے دعائیں بھی ملتی ہیں۔

٭ پھر سفر کی آسانی اور زمین کی دوری اور اس کے سمٹ جانے کے لئے دعا کی جاتی ہے جبکہ ہماری زندگی کے سفر کے لئے آسانیاں مانگی جاتی ہیں اور

All is well that ends well

کے مطابق زمین کی سختیوں کو دور کرنے کی دعا مانگتے ہیں۔

آنحضور ﷺ بھی ایسی ہی دعا مانگا کرتے تھے

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

کہ اے میرے رب! میرے لئے آسانیاں مہیا فرما اور عسر والی، تنگی والی زندگی نہ کرنا اور میرا خاتمہ بالخیر کرنا۔

اسی طرح انجام بخیر کے لئے آنحضور ﷺ سے صحابہ نے یہ دعا پڑھتے سنا

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا، وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

(مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 591)

کہ اے اللہ! (زندگی کے سفر کے) تمام کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

اس سفر کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہیں آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، خاص اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے ہیں۔

یہ الفاظ مادی سفر کی دعا میں درج ہیں لیکن انسانی زندگی کے تمام سفروں میں ہم اپنے اللہ کی طرف لوٹتے بھی ہیں، توبہ بھی کرتے ہیں۔ اس کی عبادت کرتے ہیں کیونکہ یہی ہماری پیدائش کا مقصد قرار دیا گیا ہے اور ہر وقت ہماری زبانیں اس کی تعریف سے تر رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں کے سفر کو اسلامی طریق اور تعلیم کے مطابق بنانے اور گزارنے کی توفیق دے۔ آمین

از منور علی شاہد (جرمنی)

مکرم محمود احمد شاہد صاحب، وقت کے سلطان نصیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2014 میں مکرم محمود احمد صاحب شاہد، امیر آسٹریلیاو سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرماتے ہوئے ، آپ کی جماعتی خدمات،اوصاف حمیدہ کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے خاندانی حالات کا بھی تذکرہ فرمایا۔ اور محمود احمد صاحب کو وقت کے سلطان نصیر کے نام سے یاد فرمایا حضور نے فرمایا کہ، ہرانسان نے یہ دنیا چھوڑنی ہے لیکن کتنے خوش قسمت ہیں وہ انسان جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتے،اپنے عہدوں کو نبھانے کی حتی المقدور کوشش کرتے اور خدمت دین کے ساتھ ہمہ وقت خدمت انسانیت کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کے قول کے مطابق جنت ایسے لوگوں پر واجب ہو جاتی ہے۔محترم محمود احمد صاحب بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ایک تھے۔آپ سلسلہ کے خادم،خلفاء وقت کے سلطان نصیر اور خلافت کے لئے انتہائی غیرت رکھنے والے تھے۔آپ خلیفہ وقت کے ساتھ نبض کی طرح چلتے تھے۔خلیفہ وقت کے فدائی،سچے عاشق اور کامل اطاعت گزار تھے۔۔۔۔

پیارے حضور نے جن الفاظ سے مکرم محمود احمد صاحب شاہد کا ذکر خیر فرمایا ہے حقیقت میں وہ ہی حقیقی معیار ہے ایک عہدہ دار کا جس کا ذکرحضور بار بار اپنے خطبات میں ارشاد فرما رہے ہیں یعنی کہ وہ خلیفہ وقت کے ساتھ نبض کی طرح چلنے والے ہوں اور کامل اطاعت گزار ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی ہی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں سے فراغت پانے کے بعد آپ 1991 میں اسٹریلیا تشریف لے گئے اور امیر آسٹریلیا کی حثیت سے نئی ذمہ داریاں سنبھالیں اور تادم وفات اپریل 2014 تک اس کو نبھانے کی توفیق پائی۔

مکرم محمود احمد صاحب شاہد، نہایت مخلص، فدائی ،جہان دیدہ دور اندیش اور خلافت سے غیرمعمولی محبت رکھنے والے نیک وجود تھے۔آپ کو بفضل تعالیٰ تین خلافتوں کے دور میں خلفائے احمدیت کی بھر پور شفقت نصیب ہوئی۔ اس کا آغاز 1979 میں اس وقت ہوا جب آپ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منتخب ہوئے۔غیرمعمولی بات یہ تھی کہ آپ کا انتخاب میں پانچواں نمبر تھا لیکن خلیفہ وقت کی نظروں نے آپ کی صلاحیتوں اور خوبیوں کو بھانپ لیا ہوا تھا لہٰذا آپ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بنے اور بعد میں آنے والے دنوں اور وقت نے اس انتخاب کی بھر پور تائید بھی کردی تھی۔ اور خدام الاحمدیہ نے غیرمعمولی نوعیت کی مساعی کی توفیق پائی اور خاص کر بیرون ممالک میں تنظیم کو مضبوط کرنے اور خلیفہ وقت کے ارشادات پر عمل درآمد کروانے میں آپ کی قائدانہ صلاحیتوں ، عشق خلافت اور منصوبہ بندی کا بہت کردار تھا، آپ ہی کے دور میں خدام لاحمدیہ کو اپنے قیام کے پچاس سال مکمل ہونے اور اس موقع پر یادگار خدمات کی توفیق بھی ملی۔ ضیاء الحق کا بدنام زمانہ آرڈیننس کانفاذ ہوا تو آپ کا ہی دور تھا اور ان ابتلاء کے دنوں میں آپ کی قیادت میں خدام لاحمدیہ کو پاکستان کے طول وعرض میں غیرمعمولی خدمات کی توفیق ملی تھی جو ہرطرح کے خطرات میں گھری ہوئی تھی لیکن آپ کی دلیرانہ ،دانشمندانہ حکمت عملی کے باعث تمام نازک نوعیت کے امور عین خلیفہ وقت کی منشاء کے مطابق بروقت پورے ہوئے۔ ان میں سب سے قابل ذکر واقعہ شرعی عدالت میں کاروائی کا تھا۔ لاہور ہائی کورٹ کی شرعی عدالت میں آرڈیننس کے خلاف کارروائی کے دوران دار الذکر لاہور کی لجنہ گیلری میں احمدی وکلاء اور جماعت کے جید علمائے کرام کے مقامِ قیام پر خاکسار کی ڈیوٹی ہوا کرتی تھی اور ان حالات میں مکرم فہیم احمد صاحب ناگی کے ساتھ دیگر خدام کی ایک ایسی ٹیم تھی جو ہروقت ہرقسم کے حالات کے لئے تیار رہتی تھی مکرم ڈاکٹرسلطان احمد صاحب مبشر کی موجودگی ہم سب کے لئے ایک ٹھنڈے ہوا کے جھونکے کی مانند تھی جو ہم سب کی سارے دن کی تھکاوٹ ختم کردیتی تھی۔ ان تمام معاملات پر ایوان محمود کی مکمل راہنمائی تھی۔ قافلے کی دارالذکر سے روانگی اور پھر ہائی کورٹ سے واپسی کی کامیاب حکمت عملی آپ کی غیرمعمولی بصیرت اور دانائی کی آئینہ دار تھی۔ وہ دن تاریخی بھی تھے اور یادگار بھی۔ رات کو سونے سے پہلے مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کو دبانے کی خوب سعادت ملی تھی اور آج بھی ان کو یاد کر کے ان کے بھر پور علمی لطائف آج بھی ہونٹوں پر مسکراہٹ لے آتے ہیں۔

1985 میں کلمہ طیبہ کے خلاف ضیاء حکومت کی کارروائیوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات پر خدام الاحمدیہ کی خدمات کو آپ جیسے فدائی صدر کی قیادت میسر تھی اور نوجوانان احمدیت نے ان دنوں میں حقیقی معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے خلیفہ وقت کے ہرحکم کی تعمیل میں ہتھکڑیوں کو خوشی خوشی پہنا اور جیلوں میں گئے علاوہ ازیں خلافت کی ہجرت کے وقت اور بعد میں جماعت احمدیہ پاکستان ایک نازک دور سے گزر رہی تھی اور ان حالات اور دنوں میں سب سے زیادہ کام اور ذمہ داریاں خدام الاحمدیہ پر ہی عائد ہوتی تھیں جنھوں نے پاکستان بھر کی جماعتوں کا خلیفہ وقت سے رابطے برقرار رکھنے کا فریضہ سرانجام دینا تھا اس کے لئے سب سے پہلے خطوط لکھوانے کا سلسلہ شروع ہوا اور ان خطوط کو بعد ازاں مرکز بھجوانا ہوتا تھا یہ خلیفہ وقت سے رابطے برقرار رکھنے کی کامیاب حکمت عملی تھی بعد ازاں جواب آنے پر ان کی ترسیل کا کام بھی خدام الاحمدیہ کے ہی ذمہ ہوتا تھا، کئی سال تک یہ سلسلہ جاری رہا اس کے بعد پھر حضور کے خطبات کی آڈیوز کی تیاری اور سنانے کے لئے آڈیو خطبات کا نظام جاری ہوا۔ جو ٹی ڈی کے کی کیسٹوں میں ہوتے تھے ان کو احباب جماعت تک پہچانے کی ذمہ داری بھی خدام الاحمدیہ ہی کے ذمہ تھی ان دنوں میں خاکسار کیسٹوں کی تیاری کا کام موجودہ امیر صاحب کے گھر ان کی ہدایات پر کیا کرتا تھا اور ان تمام منصوبوں اور ذمہ داریوں کی نگرانی محمود احمد شاہد صاحب صدر مجلس خدام لاحمدیہ مرکزیہ آپ خود کرتے تھے اور یہ کوئی معمولی اور آسان کام نہ تھا۔ اگست 1988ء میں ضیاء کی موت ہوئی جب آپ کی صدارت کا آخری سال تھا۔ اس جانثار فدائی سلسلہ احمدیت نے ریاست اور مخالفین کی ان تمام سازشوں کو ناکام بنا دیا جو انہوں نے احمدیوں کو اس کے خلیفہ سے دور رکھنے کے لئے کی تھیں

لاہور میں قائدضلع کا تقرر۔ مکرم محمود احمد شاہد صاحب کی خلافت سے وابستگی اور اس سے والہانہ عشق کے نتیجہ میں آپ کے اندر دور اندیشی اور بصیرت کا غیرمعمولی عنصر موجود تھا لاہور میں اعجاز احمد صاحب قائدضلع تھے ان کے بعد اب لاہور میں قائدضلع کی تقرری ہونا تھی آپ نے مجلس عاملہ ضلع کی بجائے مقامی قائد مجلس وحدت کالونی مکرم محمد احمد صاحب کو قائدضلع مقرر کر دیا جو چند سال پہلے ہی کراچی سے لاہور شفٹ ہوئے تھے جو اس لحاظ سے ایک حیران کن فیصلہ تھا کہ اس سے پہلے ایسی کوئی مثال نہ تھی لیکن آج تاریخ خدام الاحمدیہ گواہ ہے کہ اس فیصلے نے لاہور کو بدل کر رکھ دیا محمد احمد صاحب کے پہلے سال خاکسار کو نائب معتمدضلع اور پھر آخری دو سال بطور معتمدضلع کے کام کرنے کی توفیق ملی اور ان دو سالوں میں محترم محمود احمد صاحب شاہد، نے صدر مجلس کی حیثیت سے لاہور کو ایک نئے روپ میں ڈھال دیا جو خلیفہ وقت سے محبت، خلافت کے عشق کی بدولت تنظیمی طور پرمزید مضبوط تر ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے سال اور خدام الاحمدیہ کے پچاسویں سال لاہور کو یہ غیر معمولی اعزاز نصیب ہوا کہ ان دونوں تاریخی سالوں میں پہلی چاروں اول پوزیشنیں ضلع لاہور میں آئیں۔ اور یہ سب کچھ اس فیصلے کا نتیجہ تھا جو مکرم محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس نے کیا تھا جو آپ کی بصیرت اور دور اندیشی کی روشن مثال ہے پھر ایک دہائی تک لاہور میں قیادت کا بحران نہ رہا۔ محمود صاحب نے اس دوران کثرت سے دورے کئے اور تربیتی اجتماعات کا انعقاد کرایا، آپ کے دور میں مرکزی مہتمین صاحبان کے دوروں نے تنظیمی طور پر لاہور کو بہت مضبوط کر دیا تھا اور خدمت دین ، خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی ایک نئی روح پھونک دی تھی لاہور میں۔

ذاتی تعلق اور آپ کی شفقت۔ آپ کے دور کے غالباً آخری سال کی بات ہے کہ خاکسار کے رشتہ کی بات دور کے عزیزوں میں جو کوئٹہ نوشکی میں رہتے تھے طے ہوگئی اور چونکہ خاکسار ان کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا او کچھ فکرمند تھا۔ آپ ازراہ شفقت میری شادی کے بارے میں خاکسار سے استفسار بھی کیا کرتے تھے تو ایک ملاقات میں خاکسار نے ذکر کیا اور درخواست کی کہ ان کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکے تو بہتر ہوگا تو آپ نے ان کا ایڈریس خاکسار سے لے لیا۔ کچھ دنوں بعد خاکسار کو آپ کی طرف سے جواب موصول ہوا، اور اس کے بعد وہ رشتہ ختم کر دیا گیا اور اس کے بعد میرا نیا رشتہ حضرت عبدالعزیز مغل صحابی کی نواسی سے ہوا جن کے پڑناناں حضرت میاں چراغ دین رئیس کے ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعثت سے قبل قیام فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا وہ خط آج بھی خاکسار کے پاس محفوظ ہے سلسلہ کے بزرگوں کے ساتھ صحبت صالحین کی برکات ہرشکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں معتمدین مجالس خدام الاحمدیہ کی راہنمائی کی غرض سے مرکزی معتمد صاحب کو لاہور بھجوانے کی درخواست کی گئی جس کو آپ نے ازراہ شفقت منظور فرمایا اور مکرم شمیم پرویز صاحب،ان دنوں آپ کے معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے ،لاہور تشریف لائے اور معتمدین مجالس کے ساتھ میٹنگ کی۔ اس میں علاقہ لاہور کی بھی نمائندگی مکرم عبد المالک صاحب مرحوم نے کی تھی۔

اس موقع کی بھی یادگار تصویر موجود ہے۔

محترم محمود احمد شاہد صاحب کی یہ بھی خوبی تھی کہ آپ تربیت کی معمولی معمولی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ آپ کا خاکسار کے بارے میں ایک جملہ آج بھی یاد ہے جو آپ کبھی کبھار اجلاس یا ملاقات میں کہا کرتے تھے کہ۔۔۔منور تم خط بہت لکھتے ہو۔۔۔میری طرف سے ہر مہتمم صاحب کے نام الگ الگ لفافے میں خط بھجوانے پر ایک مرتبہ یہ پیغام دیا کہ جماعت کے پیسوں کا غیر ضروری استعمال مناسب نہیں اور ہدایت ملی کہ ایک ہی لفافوں میں سب کے خط بھجوائے جایا کریں اور ممکن ہو تو استعمال شدہ لفافے بھی دوبارہ استعمال ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد آج تک خاکسار اس پر عمل کی کوشش کرتا ہے اور جب کبھی کوئی موقع ملے دوسروں کو بھی آپ کا یہی پیغام دیتا ہے۔

خدام الاحمدیہ کے ایک خصوصی جوبلی نمبر کی تیاری ہو رہی تھی اور رائل پارک میں مرحوم عبدالستار صاحب کے پریس میں باقاعدگی سے ذاتی طور پر تشریف لایا کرتے تھے اور مضامین اور تصاویر وغیرہ کے متعلق خود نگرانی کرتے اور ضروری اصلاحات کرتے تھے۔ وہاں بھی اکثر ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔ مکرم عبدالمالک صاحب مرحوم ان دنوں ناظم مال ہوا کرتے تھے اور ان کا مکرم محمود احمد صاحب کے ساتھ ایک خصوصی تعلق تھا وہ بھی آپ کی تشریف آوری کے موقع پر موجود ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ مکرم عبدالستار صاحب کے ہی دفتر میں گفتگو کے دوران میں نے اپنا پرس میز پر رکھ دیا تو آپ نے فوراً نوٹس لیا اور پوچھا کہ کیا یہ پرس میرا ہے؟ میرے جواب پر کہا دیکھو! یہ غلط طریق ہے۔ پرس اپنی جیب میں رکھو۔ اور آئندہ کبھی ایسی غلطی نہ کرنا ورنہ نقصان ہوگا۔ پرس سے پیسے نکال کر پہلے اس کو جیب میں رکھو اور پھر دوسرا کام کرو۔ سچی بات یہ ہے کہ اس نصیحت نے مجھے متعدد بار نقصان سے بچایا ہے۔ کارکنوں کے ساتھ ان کی شفقت غیر معمولی ہوا کرتی تھی۔ مکرم چوہدری منور علی صاحب ان دنوں ناظم اطفال اور نائب قائد ضلع تھے۔ ان کی شادی کے موقع پر ان کی بارات کے ساتھ اوکاڑہ تشریف لے گئے تھے۔

28 مئی 2010ء کے سانحہ کے بعد عاجز حسب ہدایت مکرم امیر صاحب ضلع لاہور اور دیگر شہداء کے بارے میں کچھ کوائف اکٹھے کر رہا تھا ایک شہید کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان کے قریبی عزیز آسٹریلیا میں ہیں۔ خاکسار نے جملہ کوائف فارم آسٹریلیا میں آپ کو فیکس کر دیا اور راہنمائی کی درخواست کی۔

بہت جلد آپ کی طرف سے نہ صرف جواب وصول ہوا بلکہ شہید کے مطلوبہ عزیز کی طرف سے رابطہ بھی ہو گیا اور یوں کام بروقت مکمل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی از راہ شفقت ایک جملہ بھی الگ سے تحریر تھا کہ ”تم مؤرخ بن گئے ہو“۔

مکرم محمود احمد شاہد صاحب بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے۔ جن جن احباب کو ان کی قربت میں رہنے کے مواقع ملے ہیں وہی جانتے ہیں کہ ان میں کیا کیا خوبیاں تھیں۔ آپ ایک نفیس، صاف ستھرے، ملنسار، نیک انسان، جان نثار، فدائی مخلص احمدی، خلافت کے شیدائی اور خلیفۂ وقت کے اطاعت گزار امیر تھے۔ میری ان سے آخری ملاقاتیں لاہور میں ہوئیں تھیں۔ ایک بار کرک ہاؤس میں بھی ملاقات ہوئی تھی جہاں ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی تھی اور پھر دارالذکر میں احباب جماعت لاہور سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ دارالذکر کی تقریب میں مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب، وکیل وقف نو بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ایسے وفاشعار، مخلص، اطاعت گزار اور فدائی احمدی عطا فرماتا رہے۔ آمین

مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے ہمراہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے عہدیداران کا ربوہ میں گروپ فوٹو

گروپ فوٹو ہمراہ مکرم محمود احمد صاحب، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، مکرم حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور لاہور کے خدام و دیگر احباب۔ بموقع مجلس شوریٰ ربوہ

آج کی دعا

رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَّكَاذِبٍ

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 411)

ترجمہ: اے میرے خدا! صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔

یہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی حق و باطل میں فرق کرنے کی الہامی دعا ہے۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو اس دعا کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پھر مئی 1906ء کا الہام ہے ”رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَّكَاذِبٍ۔ یعنی اے میرے خدا! صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔“

(الحکم جلد 10 نمبر 20 مورخہ 10/ جون 1906ء۔ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 411 حاشیہ تذکرہ صفحہ 532 ایڈیشن چہارم)

آجکل مختلف جگہوں پر دنیا میں مسلمان ملکوں میں مُلّاں بھی بڑا تیز ہوا ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسے نازیبا اور گھٹیا الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ ان کو سن کر سینہ چھلنی ہو جاتا ہے۔ یہ دعا بہت کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یا تو ان کو عقل دے یا پھر ایسا واضح فرق دکھلائے اور ان کو اپنے انجام تک پہنچائے کہ جو دوسروں کے لئے بھی عبرت بن جائیں۔

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 524)

پھر بہارِ دیں کو دکھلا دے اے میرے پیارے قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر ہے درپیش
پر یہی ہیں دوستوں اس یار کے پانے کے دن
اے میرے یارِ یگانہ! اے میری جاں کی پناہ
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن

(حقیقۃ الوحی صفحہ: 738-739، روحانی خزائن جلد 22)

مرسلہ: مریم رحمٰن

از طارق بلوچ ۔ کیل۔ جرمنی

رحمۃً للعالمینؐ کے پیروکار؟

میری ڈائری کا ایک ورق بروز جمعۃ المبارک 20 نومبر 2020ء

بی بی سی اردو نیوز (BBC Urdu News) پر یہ افسوسناک خبر پڑھی کہ ’’ضلع ننکانہ کے علاقے مڑھ بلوچاں میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی گھرانے پر فائرنگ کی گئی جس میں ایک شخص جاں بحق اور تین زخمی ہو گئے۔ جاں بحق ہونے والے 31 برس کے طاہر احمد پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ زخمی ہونے والوں میں ڈاکٹر طاہر کے والد طارق سمیت دیگر دو احمدی بھی شامل ہیں جن کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ ان لوگوں کو اس وقت نشانہ بنایا گیا جب وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر سے باہر نکل رہے تھے‘‘ (مخالفانہ حالات اور اب کرونا وباء کی وجہ سے بھی افراد جماعت احمدیہ گھروں میں (بھی) نمازوں کا اہتمام کر لیتے ہیں۔ ناقل)

قبل ازیں 2017ء میں بھی اسی علاقہ، ننکانہ صاحب میں مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے کزن مکرم ملک سلیم لطیف صاحب کو بھی شہید کر دیا گیا تھا۔ رواں سال اگست اور نومبر میں بھی علی الترتیب دو احمدیوں مکرم معراج احمد صاحب اور مکرم محبوب احمد صاحب کو پشاور میں شہید کیا جا چکا ہے۔ گویا احمدیوں کو محض اختلاف فکر و نظر کی وجہ سے مسلسل ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک نہایت تکلیف دہ سلسلہ ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ بلکہ خوفناک بات یہ ہے کہ ایسا کرنے اور کروانے والے اس حقیقت سے بالکل بے خبر نظر آتے ہیں کہ وہ ایسا کر کے نہ صرف حدود اللہ کو پامال کرتے ہیں بلکہ اس میں بڑی ڈھٹائی اور شوخی سے قدم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتے ہوئے حد سے بڑھتے ہیں۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جب کوئی شخص یا قوم یوں زبردستی اللہ تعالیٰ کی کرسی پر بیٹھتی ہے تو نتیجہ معلوم شد۔ قرآن شریف ایسے واقعات اور ایسے لوگوں اور قوموں کے عبرتناک انجام سے بھرا پڑا ہے۔ مگر جب ہوش پر جوش کا اور نفس کا غلبہ رہے تو کون عبرت پکڑتا ہے؟؟ خدا کی پناہ!

؎ اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے
تھا جو مسجود ملائک یہ وہی آدم ہے؟

دُعا ہے اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب شہید، جو دَرحقیقت زندہ ہے، کی رُوح پر اپنی بے انتہا رحمتیں نازل فرمائے۔ اس کے والد سمیت دوسرے زخمیوں کو شفائے کاملہ اور صبر جمیل سے بھی نوازے۔ آمین ثم آمین۔

یہاں یہ امر بطور خاص قابل ذکر ہے کہ آجکل حکومت پنجاب کی جانب سے صوبہ، ڈویژن، ضلع اور تحصیل کی سطح پر ’’ہفتہ شان رحمۃ للعالمین ﷺ‘‘ (16 تا 22 نومبر) منایا جا رہا ہے۔ اور یہ اندوہناک سانحہ بھی اس شان رحمت والے جاری ہفتہ کے پانچویں اور جمعۃ المبارک کے روز عین اس وقت پیش آیا جب لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے۔ گویا یہ ہماری ’’ریاست مدینہ‘‘ ہے اور یہ ’’رحمۃ للعالمینؐ‘‘ سے ہماری محبت کا عالم ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

’’وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا‘‘ کے امتیوں کے ایسے ہی احوال شب و روز کے ذکر سے یاد آیا کہ ابھی کچھ ہی پہلے 12 ربیع الاول کی مناسبت سے ملتان میں تین سو کلو سوجی، تین سو کلو گھی، تین سو کلو چینی، تیس کلو بیسن، دس دس کلو کشمش، بادام کاجو، چار کلو کھوپرا اور چار کلو چھوارے ڈال کر حلوہ تیار کیا گیا تھا۔ مذکورہ خبر کے مطابق حلوہ کی تیاری کے دوران ہی حلوہ لینے والوں (یعنی ’’عاشقانِ رسولؐ‘‘) کی ایک بڑی تعداد اس تاریخی دیگ کے ارد گرد جمع ہو گئی تھی۔ آہ صد آہ!

؎ رہ گئی رسم اذاں، رُوح بلالی نہ رہی

آخر میں ہی سہی مگر اس وقت اور اس مقام پر یہاں مجھے دادا جان مکرم مولانا ظفر احمد ظفر مرحوم کی بھی ایک پُرانی نظم یاد آ گئی جو روزنامہ الفضل 26 دسمبر 1952ء کے جلسہ سالانہ نمبر صفحہ 16 پر شائع ہوئی۔ اب میں اس پر کیا تبصرہ کروں؟

مشکل ہے

سنے گا کوئی ہمارا پیام مشکل ہے
کہ ترک عیش و فنا کا مقام مشکل ہے
ہے جبر غیر پہ اسلام کی اگر تعلیم
وہ ہو جہاں میں مقبول عام مشکل ہے
وہ ملک جس میں کہ آزادئ ضمیر نہ ہو
کرے گا اس کا کوئی احترام مشکل ہے
وہ ملک جس میں بہت سے ہوں مولوی اس کا
خلل پذیر نہ ہو انتظام مشکل ہے
پکڑنا سانپ کو گردن سے سہل ہے لیکن
خلاف مرضئ واعظ کلام مشکل ہے
وہ مولوی جسے آتا نہ ہو وضو کرنا
بنے وہ سارے جہاں کا امام مشکل ہے
تجھے ہے یاد بھی اے سر زمین پاکستاں
کہ لوگ کہتے تھے تیرا قیام مشکل ہے
خدائے پاک کے بندوں پہ ہو ستم جس میں
وہ سر زمین رہے نیک نام مشکل ہے
ملی رہی اگر احرار کو یہ حرّیت
تو حرّیت کا زمیں پر قیام مشکل ہے
خدا پہ رکھ کے نظر تُو کئے جا کام ظفر
نہ شکوہ سنج کبھی ہو کہ کام مشکل ہے

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

عابد بھی ہیں اور اعلیٰ اخلاق بھی اپنے اندر رکھے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ جائزے جو ہم لیں گے تو یہ جائزے یقیناً ہمارے تزکیہ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ:

’’نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجالانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔ پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے۔..... جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اُس وقت تک شیطان اس سے محبت کرتا ہے‘‘۔

(البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 27)

پھر فرماتے ہیں: ’’اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت و عظمت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس کے لئے نماز سے بڑھ کر کوئی شئی نہیں ہے کیونکہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں اور زکوٰۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسے ہرگز ضائع نہ کریں۔ اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں۔ کیونکہ دوسرے دنیوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے۔ جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع، علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ اگر اسے لہر آ جاوے تو ابھی دے دیوے۔ بڑی تضرع سے دعا کرے۔ ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے۔ اور اگر اس طرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لے گا اور خدا تعالیٰ کے اَور اَور فضل بھی شامل حال ہوں گے اور خود خدا بھی ملے گا۔ تو یہ طریق ہے جس پر کاربند ہونا چاہئے۔ مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے۔ ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نہ کرے اور ناخلف ہو تو باپ کو بھی پرواہ نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو‘‘۔

(البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 28)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شیطان کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جس ہتھیار کی ضرورت ہے وہ نماز ہے۔ اور شیطان ہمیشہ اس کوشش میں رہے گا کہ یہ ہتھیار مومن سے چھن جائے۔ پس جس طرح ایک اچھا سپاہی کبھی اپنا ہتھیار دشمن کے ہاتھ لگنے نہیں دیتا۔ ایک حقیقی مومن بھی کبھی اپنے اس ہتھیار کی حفاظت سے غافل نہیں ہوتا۔ انسانی فطرت ہے کہ برائیوں کی طرف بار بار توجہ جاتی ہے اس لئے اس کی حفاظت بھی ایک مستقل عمل چاہتی ہے اور اس کی مستقل حفاظت کے لئے، اس مستقل عمل کو جاری رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نمازوں کی حفاظت کرو۔

(خطبہ جمعہ 15/ فروری 2008ء)

رپورٹ: عبدالہادی قریشی، نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن (سیرالیون)

سیرالیون کے لُنسر اور روکوپور ریجن میں تقاریب آمین

ماہ جنوری میں سیرالیون کے دو ریجنز لُنسر اور روکوپور کی سات جماعتوں میں تکمیل قرآن کی پانچ تقاریب آمین کا انعقاد ہوا۔ الحمد للہ

ان تقاریب کی مختصر رپورٹ قارئین کے لئے پیشِ خدمت ہے۔

Jhones Streetجماعت، لُنسر ریجن

مؤرخہ 16/ جنوری کو لنسر ریجن کی جماعت جونز سٹریٹ میں تقریب کی صدارت مکرم طاہر احمد فرخ صاحب مبلغ مکینی ریجن نے کی۔تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جس کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔صدرِ مجلس نے قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم سنا اور ان میں اسناد تقسیم کیں۔

کل 18 بچوں اور بچیوں اور بڑوں کو قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

اس بابرکت تقریب میں چیفڈم امام کے نمائندہ، متعدد غیراز جماعت اماموں سمیت نو جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور دو صد سے زائد افراد اس تقریب میں شامل ہوئے۔ دعا کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

Foreduguجماعت۔ لُنسر ریجن

تقریب کا باقاعدہ آغاز بعد نمازِ عصر مکرم طاہر احمد فرخ صاحب مبلغ مکینی ریجن کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مہمانوں کے تعارف کے بعد قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم سنا گیا اور ان میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

کل 11 بچوں اور بچیوں اور بڑوں کو قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

اس بابرکت تقریب میں ایک سیکشن چیف، ایک کونسلر، چیفڈم امام کے نمائندہ، آٹھ اماموں سمیت دو صد سے زائد افراد نے شرکت کی۔

Eye Streetاور Kabia Street جماعت، لُنسر ریجن

مورخہ 17 / جنوری کو تقریب کا باقاعدہ آغاز مکرم محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور مہمانوں کے تعارف کے بعد مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم سنا اور ان میں اسناد تقسیم کیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی اہمیت کے بارہ میں لوگوں کو بتایا اور امام مہدی ومسیح موعود کی آمد اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مقام ومرتبہ کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کل 25 بچوں اور بچیوں اور بڑوں کو قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

اس بابرکت تقریب میں چیفڈم سپیکر، ایک ممبر آف پارلیمنٹ، ایک پرنسپل، دو ہیڈ ٹیچرز سمیت چار صد سے زائد افراد نے شرکت کی۔

قابل ذکر واقعہ

Eye Clinicجماعت کے ایک نو مبائع جنہوں نے دو سال قبل بیعت کی تھی ، بیعت کے بعد ان کو غیر احمدی مولویوں نے جماعت کے بارے میں ورغلانا شروع کیا کہ احمدی تو مسلمان نہیں ہیں بلکہ عیسائی ہیں۔ ان کے ورغلانے پر یہ دوست جماعت سے دور ہو گئے تھے اور مسجد کے لئے جو جگہ دینے کا انہوں نے وعدہ کیا تھا اس سے بھی انکار کر دیا۔ لیکن بعد میں ریجنل مبلغ رانا بابر شہزاد صاحب کے سمجھانے پر دوبارہ سے جماعت میں فعّال طور پر شامل ہو گئے۔ اور اب اس علاقہ میں جماعت کی دو مساجد بن گئی ہیں اور ایک مسجد میں معلم صاحب کے قرآن پڑھانے پر دس لوگوں نے قرآن کریم کا دور مکمل کیا ہے۔جن میں ایک ناصر اور چار خدام بھی شامل ہیں۔

Tombowallahجماعت۔ روکوپور ریجن

مؤرخہ 23/ جنوری کو ٹومبووالا جماعت میں تقریب کا باقاعدہ آغاز مکرم محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں ہوا۔

مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والوں سے قرآن کریم سنا اور ان میں اسناد تقسیم کیں۔ اس بابرکت تقریب میں ایک پیراماؤنٹ چیف، ایک کونسلر، ایک سیکشن چیف، چیف امام سمیت کل 372 / افراد نے شمولیت کی۔ پروگرام کے اختتام پر دعا ہوئی اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے اپنے خطاب میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی اہمیت کے بارہ میں لوگوں کو بتایا اور امام مہدی ومسیح موعود کی آمد اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا۔

کل 12 بچوں اور بچیوں اور بڑوں کو قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

روکوپور ٹاؤن، روکوپور ریجن

مؤرخہ 24/ جنوری کو روکوپور ٹاؤن جماعت میں تقریب کا باقاعدہ آغاز مکرم محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والوں سے قرآن سنا اور ان میں اسناد تقسیم کیں۔

اس بابرکت تقریب میں ڈپٹی چیف امام، چھ غیر از جمات امام ، پرنسپل اور ٹیچرز سمیت کل 168/ افراد نے شمولیت کی۔ پروگرام کے اختتام پر دعا ہوئی اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔کل 26 بچوں اور بچیوں اور بڑوں کو قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے اپنے خطاب میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی اہمیت کے بارہ میں لوگوں کو بتایا اور امام مہدی ومسیح موعود کی آمد اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا۔

Kambia Townجماعت، روکوپور

اسی روز کیمبیا ٹاؤن جماعت میں تقریب کا باقاعدہ آغاز مکرم محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں ہوا۔

مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والوں سے قرآن سنا اور ان میں اسناد تقسیم کیں۔کل 9 بچوں اور بچیوں اور بڑوں کو قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

اس بابرکت تقریب میں دو پیراماؤنٹ چیف ، ڈسٹرکٹ چیف امام، ڈپٹی ڈائریکٹر MBSSC، دائریکٹر آف TSC، چیئرمین کیمبیا ڈسٹرکٹ سمیت کل 295/ افراد نے شمولیت کی۔ پروگرام کے اختتام پر دعا ہوئی اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے اپنے خطاب میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی اہمیت کے بارہ میں لوگوں کو بتایا اور امام مہدی ومسیح موعود کی آمد اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا۔

روکوپور کی تقاریب آمین میں بچوں اور بچیوں نے کورس میں باآواز بلند نماز باترجمہ، دعائیں، احادیث اور اطفال اور ناصرات کا عہد پڑھ کر سنایا۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
GET IT ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آنحضرت ﷺ کا وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے

صفات خدائی کے مظہر اتم

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

’’ہمارے سید و مولیٰ جناب مقدس الانبیاء ﷺ کی نسبت صرف حضرت مسیح نے ہی بیان نہیں کیا کہ آنجناب ﷺ کا دنیا میں تشریف لانا درحقیقت خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہے بلکہ اس طرز کا کلام دوسرے نبیوں نے بھی آنحضرت ﷺ کے حق میں اپنی اپنی پیشگوئیوں میں بیان کیا ہے اور استعارہ کے طور پر آنجناب ﷺ کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے بلکہ بوجہ خدائی کے مظہر اتم ہونے کے آنجناب ﷺ کو خدا کر کے پکارا ہے۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ کے زبور میں لکھا ہے۔ ’’تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ تیرے لبوں میں نعمت بنائی گئی اس لئے خدا نے تجھ کو ابد تک مبارک کیا (یعنی تو خاتم الانبیاء ٹھہرا) اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے اپنی ران پر لٹکا۔ امانت اور حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبال مندی سے سوار ہو کر تیرا داہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائے گا۔ بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں میں تیرے تیر تیزی کرتے ہیں۔ لوگ تیرے سامنے گر جاتے ہیں۔ اے خدا تیرا تخت ابد الآباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہے اسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا ہے۔‘‘ (توضیح مرام۔ روحانی خزائن جلد 3 حاشیہ ص65تا66)

جامع کمالات متفرقہ

حضرت مسیح موعودؑ سرتاج الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

’’ہمارے نبی ﷺ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے۔ پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰؑ بھی اور آدمؑ بھی اور ابراہیمؑ بھی اور یوسفؑ بھی اور یعقوبؑ بھی۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے۔ فَبِهُدٰاهُمُ اقْتَدِهْ یعنی اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کر لے۔ جو ہر یک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں شامل تھیں اور درحقیقت محمد ﷺ کا نام ﷺ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ محمد ﷺ کے یہ معنی ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا۔ اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت ﷺ میں جمع ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں جن کا اس وقت لکھنا موجب طوالت ہے اسی پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی۔ اور ہر یک نبی نے اپنے وجود کے ساتھ مناسبت پا کر یہی خیال کیا کہ میرے نام پر وہ آنے والا ہے۔ اور قرآن کریم ایک جگہ فرماتا ہے کہ سب سے زیادہ ابراہیم سے مناسبت رکھنے والا یہ نبی ہے۔ اور بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میری مسیح سے بشدت مناسبت ہے اور اس کے وجود سے میرا وجود ملا ہوا ہے پس اس حدیث میں حضرت مسیح کے اس فقرہ کی تصدیق ہے کہ وہ نبی میرے نام پر آئے گا۔ سو ایسا ہی ہوا کہ ہمارا مسیح ﷺ جب آیا تو اس نے مسیح ناصریؑ کے ناتمام کاموں کو پورا کیا اور اس کی صداقت کے لئے گواہی دی۔ اور ان تہمتوں سے اس کو بری قرار دیا جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائی تھیں اور مسیح کی روح کو خوشی پہنچائی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص343)

افضل الانبیاء

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

’’چونکہ آنحضرت ﷺ افضل الانبیاء اور سب رسولوں سے بہتر اور بزرگ تر تھے اور خدائے تعالیٰ کو منظور تھا کہ جیسے آنحضرت ﷺ اپنے ذاتی جوہر کے رو سے فی الواقعہ سب انبیاء کے سردار ہیں ایسا ہی ظاہری خدمات کے رو سے بھی ان کا سب سے فائق اور برتر ہونا دنیا پر ظاہر اور روشن ہو جائے اس لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی رسالت کو کافہ بنی آدم کے لئے عام رکھا تا آنحضرت ﷺ کی محنتیں اور کوششیں عام طور پر ظہور میں آویں۔ موسیٰؑ اور ابن مریمؑ کی طرح ایک خاص قوم سے مخصوص نہ ہوں اور تا ہر یک طرف سے اور ہر یک گروہ اور قوم سے تکالیف شاقہ اٹھا کر اس اجر عظیم کے مستحق ٹھہر جائیں کہ جو دوسرے نبیوں کو نہیں ملے گا۔‘‘

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ (653-654)

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

سیرت کے بارہ میں سوالات کے جواب میں بعض واقعات بیان ہو رہے تھے وہ سن کر ایک موقع پر وہ پادری صاحب کہنے لگے کہ مَیں نے ایک بات مرزا صاحب میں یہ دیکھی جو مجھے پسند نہیں تھی کہ وہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا جاتا تو ناراض ہو جاتے تھے اور ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا۔ یعنی ایسا اعتراض جو نازیبا الفاظ میں کیا جاتا ہو۔ باقی اعتراض تو کرتے ہی ہیں جب بحث ہو رہی ہوتی ہے۔ جہاں کوئی حدّ ادب سے باہر نکلتے تھے تو آپؑ فوراً غصہ میں آتے اور چہرہ متغیر ہو جاتا۔ تو عرفانی صاحب کہتے ہیں، مَیں نے پادری صاحب کو کہا کہ جو بات آپ کو ناپسند ہے اُسی پر مَیں قربان ہوں۔ کیونکہ اس سے حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے ایک پہلو پر ایسی روشنی پڑتی ہے کہ وہ آپ کی ایمانی غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق اور فدائیت کو نمایاں کر دیتی ہے۔ آپ کے نزدیک شاید یہ عیب ہو مگر مَیں تو اسے اعلیٰ درجہ کا اخلاق یقین کرتا ہوں اور آپ کے منہ سے سن کر حضرت مرزا صاحب کی محبت اور آپ کے ساتھ عقیدت میں مجھے اور بھی ترقی ہوئی ہے۔

غرض آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق تھا اور برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرے۔

(ماخوذ از حیاتِ احمد از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔ جلد اول صفحہ 265-266 جدید ایڈیشن)

تو یہ ہے غیرتِ رسول کا ایسا اظہار کہ جس سے دوسرے کو خود ہی احساس ہو جائے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حدّ ادب کے اندر رہتے ہوئے بات کرنی ہے۔ (خطبہ جمعہ 21/ جنوری 2011ء)

طلوع وغروب آفتاب

27فروری2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:27	18:24
مدینہ منورہ	05:28	18:23
قادیان	05:37	18:25
ربوہ	05:17	18:05
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:22	17:41